حُبِّ وطن

حالؔی

اے وطن اے مِرے بہشتِ بریں
کیا ہوئے تیرے آسمان و زمیں

کاٹے کھاتا ہے باغ بن تیرے
گل ہیں نظروں میں داغ بن تیرے

مٹ گیا نقش کامرانی کا
تجھ سے ہے لطف زندگانی کا

جو کہ رہتے ہیں تجھ سے دور سدا
ان کو کیا ہوگا زندگی کا مزا

سچ بتا تو سبھی کو بھاتا ہے
یا کہ مجھ سے ہی تیرا ناتا ہے

جنّ و انسان کی حیات ہے تو
مُرغ و ماہی کی کائنات ہے تو

تیری اک مُشتِ خاک کے بدلے
لُوں نہ ہرگز اگر بہشت ملے

جان جب تک نہ ہو بدن سے جُدا
کوئی دشمن نہ ہو وطن سے جُدا

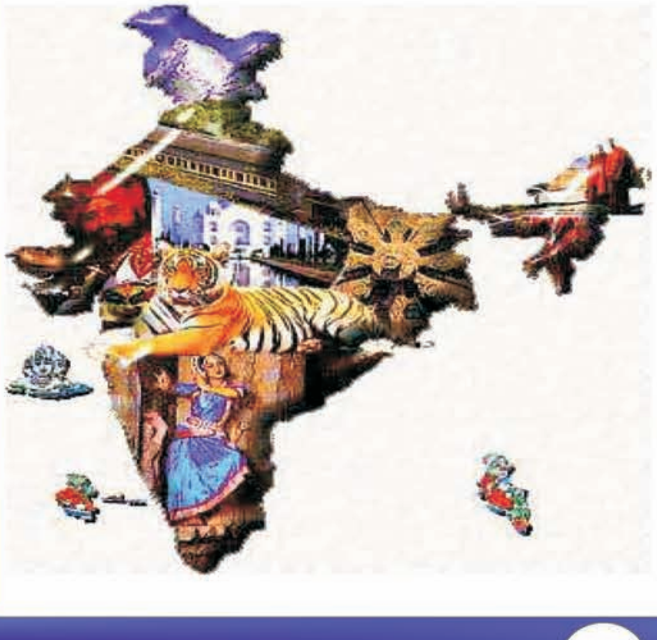

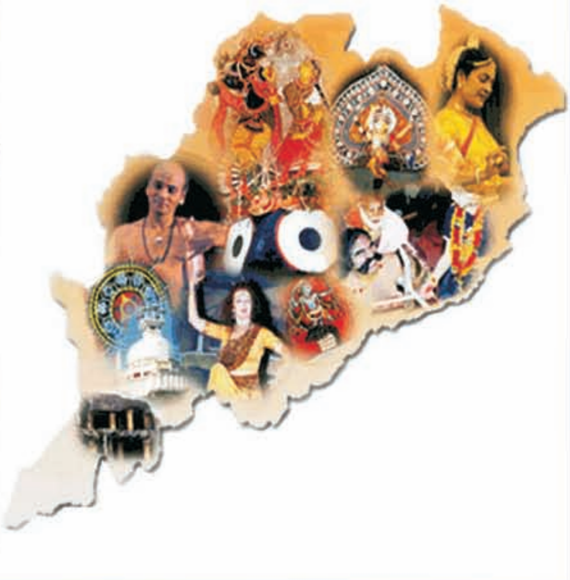

پڑھیے اور سمجھیے:

بہشتِ بریں	:	اعلا درجہ کی بہشت	کامرانی	:	کامیابی
ماہی	:	مچھلی	مُشتِ خاک	:	مٹھی بھر مٹی
کائنات	:	پونجی، سرمایہ، کل موجودات			

سوچیے اور بتائیے:

۱۔ وطن کسے کہتے ہیں؟
۲۔ انسان کو اپنے وطن سے کیوں محبت ہوتی ہے؟
۳۔ شاعر کو اپنا وطن کیسا معلوم ہوتا ہے؟
۴۔ مندرجہ ذیل مصرعوں کا کیا مطلب ہے؟

گل ہیں نظروں میں داغ بن تیرے
جنّ و انسان کی حیات ہے تو
کوئی دشمن نہ ہو وطن سے جُدا

اِس نظم کے کوئی پانچ شعر زبانی یاد کیجیے۔